۱۲ستمبر ۱۹۱۳ء

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح نے وَ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً (البقرۃ:۳۱) کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

دنیا میں خلیفے پیدا ہوئے' ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ چار قسم کے آدمیوں پر تصریح کی ہے۔ جناب الٰہی نے ایک حضرت آدم کو فرمایا۔ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ہم نے آدم کو زمین میں خلیفہ بنایا۔ ایک حضرت داوٗد کو فرمایا۔ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِي الْاَرْضِ (ص:۲۷) اے داوٗد! ہم نے تجھے خلیفہ بنایا۔ ایک سارے جہان کے آدمیوں کو خلیفہ کا لقب دیا۔ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ (یونس:۱۵) ہر انسان کو فرماتا ہے تم کو خلیفہ بنایا۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے اعمال کیسے ہوں گے؟

ایک دفعہ جب میرا بیٹا پیدا ہوا' اگر وہ نہ ہوتا تو اس وقت ایک شخص تھا جس کا خیال تھا میں ہی وارث ہو جاؤں گا' تو کسی نے اس شخص سے بھی ذکر کر دیا۔ اس کو بڑا رنج ہوا اور بے ساختہ اس کے منہ سے نکل گیا کہ یہ بدبخت کہاں سے پیدا ہو گیا۔ میری تو ساری امیدوں پر پانی پھر گیا۔ مگر آج میں دیکھتا ہوں کہ وہ بالکل لاولد ہے۔ نہ لڑکی نہ لڑکا اور پھر خدا کا ایسا فضل ہے کہ اک باغ لگا دیا۔

سو کسی قسم کا خلیفہ ہو اس کا بنانا جناب الٰہی کا کام ہے۔ آدم کو بنایا تو اس نے۔ داؤد کو بنایا تو اس نے۔ ہم سب کو بنایا تو اس نے۔ پھر حضرت نبی کریمؐ کے جانشینوں کو ارشاد ہوتا ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا (النور:۵٦)۔

جو مومنوں میں سے خلیفے ہوتے ہیں ان کو بھی اللہ ہی بناتا ہے۔ ان کو خوف پیش آتا ہے مگر خدا تعالیٰ ان کو تمکنت عطا کرتا ہے۔ جب کسی قسم کی بدامنی پھیلے تو اللہ ان کے لئے امن کی راہیں نکال دیتا ہے۔ جو ان کا منکر ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اعمال صالحہ میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور وہ دینی کاموں سے رہ جاتا ہے۔

جناب الٰہی نے ملائکہ کو فرمایا کہ میں خلیفہ بناؤں گا کیونکہ وہ اپنے مقربین کو کسی آئندہ معاملہ کی نسبت جب چاہے اطلاع دیتا ہے۔ ان کو اعتراض سوجھا جو ادب سے پیش کیا۔ ایک دفعہ ایک شخص نے مجھے کہا۔ حضرت صاحب نے دعویٰ تو کیا ہے مگر بڑے بڑے علماء اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ میں نے کہا وہ خواہ کتنے بڑے ہیں مگر فرشتوں سے بڑھ کر تو نہیں۔ اعتراض تو انہوں نے بھی کر دیا اور کہا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَ يَسْفِكُ الدِّمَآءَ (البقرۃ:۳۱) کیا تو اسے خلیفہ بناتا ہے جو بڑا فساد ڈالے اور خونریزی کرے؟ یہ اعتراض ہے، مگر مولیٰ! ہم تجھے پاک ذات سمجھتے ہیں۔ تیری حمد کرتے ہیں۔ تیری تقدیس کرتے ہیں۔

خدا کا انتخاب صحیح تھا مگر خدا کے انتخاب کو ان کی عقلیں کب پا سکتی تھیں۔ حضرت نبی کریمؐ کے وقت بھی جھگڑا ہوا۔ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍۭ بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰۤى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ (ص:۷۰)۔ ادھر مکہ والوں نے کہا لَوْ لَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ (الزخرف:۳۲) یہ دستار فضیلت کسی بڑے نمبردار کے سر پر بندھتی۔ اللہ نے اس کے رد میں ایک دلیل دی ہے۔ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا۔ (الزخرف:۳۳) ان امیروں کو امیر کس نے بنایا؟ عظماء کو عظیم کس نے کیا؟ آخر کہو گے خدا نے۔ پس اسی طرح یہ کام بھی خدا نے اپنی مرضی و مصلحت سے کیا۔

پھر فرمایا۔ دو قسم کے غلام ہوتے ہیں۔ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّ هُوَ كَلٌّ عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ (النحل:۷۷) گونگا کسی چیز پر قادر نہیں۔ جہاں جائے کوئی خیر نہ لائے۔ دوم وہ جو يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ هُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (النحل:۷۷) عدل پر چلتا۔ عدل کا حکم کرتا ہے

اور صراط مستقیم پر ہے۔ اب ان میں سے وہی پسند ہو گا جو مولیٰ کا خدمت گزار ہو گا۔

میں تم سے زیادہ علم رکھتا ہوں اور خوب جانتا ہوں کہ رسالت کے بار اٹھانے کے قابل کون ہے۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (الانعام:۱۲۵)۔ تم علم میں اور ہر امر میں ہمارے محتاج ہو۔ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْئَلُوْنَ۔ (الانبیاء:۲۴) تمہارا کوئی حق نہیں کہ ہمارے کاموں پر نکتہ گیری کرو۔ کیونکہ تمہیں علم نہیں اور مجھے علم ہے۔ اس کا ثبوت بھی لے لو۔ ہم آدم کو چند اسماء سکھا دیتے ہیں تم کو نہیں سکھاتے۔ دیکھیں کہ بغیر ہمارے بتانے اور سکھانے کے تم بھی وہ اسماء بتا سکو۔ فرشتوں نے عرض کیا۔ بیشک ہمیں کوئی ذاتی علم نہیں۔ علم وہی ہے جو آپ کسی کو بخشیں۔ معلوم ہوتا ہے ملائکۃ اللہ جو ہیں ان کو اپنی جماعت کے بھی اسماء معلوم نہ تھے۔ جب گھر کے ممبروں کی خبر نہیں تو دنیا کے کاموں میں دخل کیا دے سکیں گے۔

تم سب لوگ اپنے اندر مطالعہ کرو۔ میں تو عالم الغیب نہیں۔ تم سوچو۔ کیا تم میں سے کبھی کسی نے جھوٹ بولا ہے یا نہیں۔ کسی کو چکمہ دیا ہے یا نہیں۔ کسی نے کسی سے فریب یا دھوکہ کیا ہے یا نہیں۔ بدمعاملگی کی ہے یا نہیں۔ بدنظری کی ہے یا نہیں کی۔ پھر خدا تو علیم و حکیم ہے۔ کیا وجہ ہے اس نے تو تم سے کہا۔ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (النور:۳۱) كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (التوبۃ:۱۱۹) وَ لَعْنَتُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ (ال عمران:۶۲) لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ۔ (البقرۃ:۱۸۹) تم نے ان احکام کی کہاں تک تعمیل کی جو دوسروں کو کہتے ہو۔

تو کار زمیں کے نکو ساختی
کہ با آسماں نیز پرداختی

اپنی حالت کو مطالعہ کرو۔ پچھلی حالت پر غور کر کے دیکھو۔ جہاں پر اعتراض کرتے ہو پہلے اپنے آپ کی تو خبر لے لو اور اصلاح کرو۔ میں تم سب کو السلام علیکم کہتا ہوں۔ عید کی نماز کے بعد میری ایسی حالت ہو گئی کہ اب تک مسجد میں نماز کے لئے نہیں آ سکا۔ اب بھی میں جانتا ہوں کہ میری کیا حالت ہے۔ اپنے نفسوں کی اصلاح کرو۔ اپنے نامہ اعمال کو سیاہ ہونے سے بچاؤ۔ دوسرے کو جب کہو کہ پہلے خود سیدھے ہو لو۔

(الفضل جلد ۱ نمبر ۱۴--- ۱۷/ ستمبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۱۵)

☆-☆-☆-☆